© rasailojaraid.com

مطبوعات

مجموعۂ قوانین اسلام حصہ سوم | تالیف: جناب تنزیل الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ صفحات ۲۵۰، کاغذ اعلیٰ طباعت ٹائپ۔ قیمت مجلد پندرہ روپے۔ ناشر: ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی (پاکستان) اسلام آباد

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی نے علمی اور دینی اعتبار سے اب تک اگر کوئی مفید کام کیا ہے تو وہ ان مجموعۂ قوانین اسلام کا یہ قابلِ قدر سلسلہ ہے۔ اس سلسلے کی پہلی دو جلدوں پر ترجمان القرآن میں تبصرہ آ چکا ہے۔ یہ تیسرا حصہ نسبِ اولاد، حضانت، نفقات، ہبہ اور وقف پر مشتمل ہے۔

اس حصے میں بھی فاضل مصنف نے پہلی دو جلدوں کا سا انداز اختیار کیا ہے۔ یعنی ہر مسئلے کے بارے میں فقہی مذاہب، اُن کے دلائل، اسلامی ممالک کے قوانین اور پاکستانی عدالتوں کے نظائر کا بڑی دیدہ وری سے جائزہ لیا ہے اور پھر بحث و تفتیش کے بعد انہیں جو مسلک کتاب و سنت سے اقرب اور مصالحِ اُمت کے نقطۂ نظر سے بہتر نظر آیا ہے اُسے قانون کی حیثیت سے درج کر دیا ہے۔

مصنف کی وسعتِ مطالعہ، سلامتیٔ فکر، اور ذوقِ تحقیق کے باوجود بعض مقامات محلِ نظر ہیں جن پر مزید غور و خوض کی ضرورت ہے۔ یہاں ہم بطورِ مثال چند مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

حقِ حضانت کے بارے میں مذاہبِ اربعہ نقل کرتے ہوئے فاضل مصنف نے حنفیہ کے مذہب کو ترجیح دی ہے۔ مگر مذہبِ حنفیہ کے ایک استثناء کو انہوں نے قانون کا درجہ دے دیا ہے جیسے کہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

"مگر لازم ہے کہ حقِ حضانت میں بچے کی فلاح و بہبود اور حفاظت کا لحاظ رکھا جائے" (دفعہ ۱۵۴)

—— خاص حالات میں تو یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے لیکن اسے قانون کا درجہ دینے سے ہمارے خیال میں بہت سی لاینحل پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ پھر فلاح و بہبود اور حفاظت کے الفاظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی مجمل و مبہم ہیں۔

اسی طرح نفقہ اولاد کے معاملے میں باپ کی تنگدستی کی صورت میں فاضل مصنف نے حنابلہ کا مذہب اختیار کرتے ہوئے اس کی ذمہ داری ماں پر ڈالی ہے۔ یہ استثنائی صورت میں تو قابل عمل ہے مگر اسے قانون کا درجہ دینے سے بہت سے دوسرے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔

فاضل مصنف نے تنسیخ ہبہ کے بارے میں ص۱۱۵ پر علامہ نوویؒ کی عبارت نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم کے شارح امام نوویؒ نے لکھا ہے "مذکورہ بالا حدیث میں جو کراہت بیان کی ہے تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے"۔ علامہ نووی کی یہ عبارت رجوع ہبہ کی حدیث کے ماتحت نہیں ہے بلکہ ایک دوسری حدیث فقال لا تبتعه ولا تعد فی صدقتک کے تحت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو گھوڑا ہبہ کیا تھا، انہوں نے چند دنوں کے بعد دیکھا کہ وہی شخص گھوڑا بیچ رہا ہے تو آپ نے اُسے خریدنے کا ارادہ فرمایا اور اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: لا تبتعه ولا تعد فی صدقتک۔ اس کے تحت علامہ نوویؒ لکھتے ہیں:

ھٰذا النھی تنزیہ لا تحریم۔ یعنی ہبہ کی ہوئی چیز کا خریدنا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے۔

رجوع فی الھبہ کی جو حدیث فاضل مصنف نے نقل کی ہے اس حدیث کے تحت علامہ نووی لکھتے ہیں: ھٰذا ظاھر فی تحریم الرجوع فی الصدقة والھبة بعد القبض۔ اس چیز کو صحیح مسلم مع شرح نووی مطبوعہ اصح المطابع دہلی کے ص۳۶ جلد دوم میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ان چند گزارشات کے باوجود فاضل مصنف کی محنت قابلِ داد ہے۔ اس عظیم کام کو سرانجام دے کر وہ پوری امتِ مسلمہ کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ اگر اس کتاب پر نظرثانی کے لیے چند بالغ نظر علماء اور ماہرینِ قانون کی خدمات حاصل کر لی جائیں اور اُن کے مشوروں کے بعد اسے شائع کیا جاتا تو یقیناً یہ کام ایک بلند پایہ معیاری کام کا درجہ حاصل کر لیتا۔ فاضل مصنف تنہا اس فرض کو جس خلوص اور احساسِ ذمہ داری سے ادا کر رہے ہیں وہ قابلِ صد ستائش ہے اور باری تعالیٰ کے ہاں اجرِ عظیم کا مستحق۔

© rasailojaraid.com